درسِ عبرت

اندلس کے ایک مشہور عالمِ و بزرگ کا عبرت خیز واقعہ اور حیرت انگیز انجام

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم پاکستان

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

www.e-iqra.com
Not For Sale

www.e-iqra.com
Not For Sale

طبع جدید : ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ۔ جولائی ۲۰۰۱ء
مطبع : احمد پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی
باہتمام : محمد مشتاق ستی
ناشر : ادارۃ المعارف کراچی۔ احاطہ دار العلوم کراچی ۱۴
فون : 5049733 - 5032020

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

لیل ونہار کا انقلاب دنیا کا عروج ونزول قوموں کی ترقی وتنزل سلف وخلف کے واقعات ایک چشم بصیرت کے لیے ہزاروں عبرتیں اپنے دامن میں رکھتے ہیں اور بآواز بلند کہہ رہے ہیں ؎

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

الغرض تمام تاریخ عالم انہیں عبرتوں کا آئینہ ہے جس کا ایک ورق ناظرین کرام کے سامنے کھولا جاتا ہے۔ کیا خوب فرمایا ہے میرے آقا حضرت شیخ الہندؒ نے ؎

انقلاباتِ جہاں واعظِ رب ہیں دیکھو　　ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

ذیل کا عبرت آموز واقعہ علامہ دمیری کی "حیوۃ الحیوان" مطبوعہ مصر سے نقل کیا جاتا ہے ؎

غافل مرو کہ مرکب مردانِ مرد را　　در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند

نومید ہم مباش کہ رندانِ بادہ نوش　　ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

سن ہجری کی دوسری صدی ختم پر ہے۔ آفتاب نبوت غروب ہوئے ابھی بہت زیادہ مدت نہیں گزری۔ لوگوں میں امانت، دیانت اور تدین وتقویٰ

کا عنصر غالب ہے' اسلام کے ہونہار فرزند جن کے ہاتھ پر اس کو فروغ ہونے والا ہے۔ کچھ بر سر کار ہیں اور کچھ تربیت پا رہے ہیں۔ ائمۂ دین کا زمانہ ہے۔ ہر ایک شہر علماء دین و صلحاء متقین سے آباد نظر آتا ہے۔ خصوصاً مدینۃ الاسلام (بغداد) جو اس وقت مسلمانوں کا دار السلطنت ہے اپنی ظاہری اور باطنی آرائشوں سے آراستہ ہو کر گلزار بنا ہوا ہے۔ ایک طرف اگر اس کی دلفریب عمارتیں اور ان میں گزرنے والی نہریں دل لبھانے والی ہیں تو دوسری طرف علماء و صلحاء کی مجلسیں' درس و تدریس کے حلقے' ذکر و تلاوت کی دلکش آوازیں خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کی دلجمعی کا ایک کافی سامان ہے۔ فقہاء و محدثین اور عباد و زہاد کا ایک عجیب و غریب مجمع ہے۔ اس مبارک مجمع میں ایک بزرگ ابو عبداللہ اندلسی کے نام سے مشہور ہیں' جو اکثر اہل عراق کے پیر و مرشد اور استاذ محدّث ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ چکی ہے جن کا ایک عبرت ناک واقعہ ہمیں اس وقت ہدیۂ ناظرین کرنا ہے۔

یہ بزرگ علاوہ زاہد و عابد اور عارف باللہ ہونے کے حدیث و تفسیر میں بھی ایک جلیل القدر امام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو تیس ہزار حدیثیں حفظ تھیں۔ اور قرآن شریف کو تمام روایات قرأت کے ساتھ پڑھتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ نے سفر کا ارادہ کیا۔ تلامذہ اور مریدین کی جماعت میں سے بہت سے آدمی آپ کے ساتھ ہو لئے۔ جن میں حضرت جنید بغدادی اور حضرت شبلی رحمھم اللہ بھی ہیں۔ حضرت شبلی قدس اللہ سرہ کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت امن و امان اور آرام و اطمینان کے ساتھ منزل بہ منزل مقصود کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ہمارا گزر عیسائیوں کی ایک بستی پر ہوا۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا لیکن پانی موجود نہ ہونے کی وجہ سے اب تک

www.e-iqra.com Not For Sale

ادا نہ کر سکتے تھے۔ بستی میں پہنچ کر پانی کی تلاش ہوئی۔ ہم نے بستی کا چکر لگایا۔ اس دوران میں ہم چند مندروں اور گرجا گھروں پر پہنچے جن میں آفتاب پرستوں، یہودیوں اور صلیب پرست نصرانیوں کے راہبان اور پادریوں کا مجمع تھا جن میں سے ہر شخص ؎

ہر کس بخیالِ خویش خبطے دارد

کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ کوئی آفتاب کو پوجتا اور کوئی آگ کو ڈنڈوت کرتا تھا، اور کوئی صلیب کو اپنا قبلۂ حاجات بنائے ہوئے تھا۔ ہم یہ دیکھ کر متعجب ہوئے۔ اوران لوگوں کی کم عقلی اور گمراہی پر حیرت کرتے ہوئے آگے بڑھے۔

آخر گھومتے گھومتے بستی کے کنارے پر ہم ایک کنویں پر پہنچے۔ جس پر چند نوجوان لڑکیاں پانی پلا رہی تھیں۔ اتفاق سے شیخ مرشد ابو عبداللہ اندلسی کی نظر ان میں سے ایک لڑکی پر پڑی۔ جو اپنے خداداد حُسن و جمال میں سب ہمجولیوں سے ممتاز ہونے کے ساتھ زیور اور لباس سے آراستہ تھی۔ شیخ کی اس سے آنکھیں چار ہوتے ہی حالت دگرگوں ہونے لگی۔ چہرہ بدلنے لگا۔ اسی انتشارِ طبع کی حالت میں شیخ اس کی ہمجولیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے یہ کس کی لڑکی ہے؟

لڑکیاں: اس بستی کے سردار کی لڑکی ہے۔

شیخ: پھر اس کے باپ نے اس کو اتنا ذلیل کیوں بنا رکھا ہے کہ کنویں سے خود ہی پانی بھرتی ہے کیا وہ اس کے لیے کوئی ماما نوکر نہیں رکھ سکتا۔ جو اس کی خدمت کرے۔

لڑکیاں: کیوں نہیں۔ مگر اس کا باپ ایک نہایت عقیل اور فہیم آدمی ہے۔

اس کا مقصود یہ ہے کہ لڑکی اپنے باپ کے مال و متاع حشم و خدم پر غرّہ ہو کر کہیں اپنے فطری اخلاق خراب نہ کر بیٹھے۔ اور نکاح کے بعد شوہر کے یہاں جا کر اس کی خدمت میں کوئی قصور نہ کرے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ اس کے بعد سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ اور تین دن کامل اس طرح گزر گئے کہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ کسی سے کلام کرتے ہیں۔ البتہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز ادا کر لیتے ہیں۔ مریدین اور تلامذہ کی کثیر التعداد جماعت ان کے ساتھ ہے۔ لیکن سخت ضیق میں ہیں کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ تیسرے دن میں نے یہ حالت دیکھ کر پیش قدمی کی اور عرض کیا کہ اے شیخ! آپ کے مریدین آپ کے اس مستمر سکوت سے متعجب اور پریشان ہیں کچھ تو فرمائیے کیا حال ہے۔

شیخ: (قوم کی طرف متوجہ ہو کر) میرے عزیزو! میں اپنی حالت تم سے کب تک چھپاؤں۔ پرسوں میں نے جس لڑکی کو دیکھا ہے، اس کی محبت مجھ پر اتنی غالب آچکی ہے کہ میرے تمام اعضاء و جوارح پر اسی کا تسلط ہے، اب کسی طرح ممکن نہیں کہ اس سرزمین کو میں چھوڑ دوں[1]

www.e-iqra.com Not for sale

---

[1] سردار کا لڑکی کو باہر نکالنا اور کنویں پر بھیجنا اگرچہ بے شبہ مذموم و ناروا تھا۔ مگر ساتھ ہی اس کا لڑکی کے اخلاق اور خاوند کی اطاعت کا خیال ضرور قابل داد ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس سے عبرت حاصل کریں اور میکہ کی بود و باش میں لڑکیوں کے اخلاق خراب نہ ہونے دیں اور ان کو سسرال کے آداب اور خاوند کی اطاعت کا سبق دیں۔ ۱۲۔

برخیزم زسر کوئے توتاجاں دارم
دررسد کاربجاں ازسر جاں برخیزم

حضرت شبلیؒ: اے ہمارے سردار۔ آپ اہل عراق کے پیر ومرشد، علم وفضل اور زہد وعبادت میں شہرۂ آفاق ہیں آپ کے مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے متجاوز ہوچکی ہے بطفیل قرآن عزیز ہمیں اوران سب کو رُسوانہ کیجئے۔

شیخ: میرے عزیزو! میرا اور تمہارا نصیب، تقدیر خداوندی ہوچکی ہے مجھ سے ولایت کا لباس سلب کرلیا گیا اور ہدایت کی علامات اٹھالی گئیں۔ یہ کہہ کر رونا شروع کیا اور کہا "اے میری قوم! قضاوقدر نافذ ہوچکی ہے اب کام میرے بس کا نہیں ہے۔"

حضرت شبلیؒ: فرماتے ہیں کہ ہمیں اس عجیب واقعہ پر سخت تعجّب ہوا اور حسرت سے رونا شروع کیا۔ شیخ بھی ہمارے ساتھ رو رہے تھے۔ یہاں تک کہ زمین آنسوؤں کے اُمنڈ آنے والے سیلاب سے تر ہوگئی۔ اس کے بعد ہم مجبور ہوکر اپنے وطن بغداد کی طرف لوٹے، لوگ ہمارے آنے کی خبر سُن کر شیخ کی زیارت کے لئے شہر سے باہر آئے اور شیخ کو ہمارے ساتھ نہ دیکھ کر سبب دریافت کیا، ہم نے سارا واقعہ بیان کیا۔ واقعہ سُن کر لوگوں میں کہرام مچ گیا۔ شیخ کے مریدوں میں سے کثیر التعداد جماعت تو اسی غم وحسرت میں اُسی وقت عالمِ آخرت کو سدھار گئی۔ اور باقی لوگ گڑگڑا کر خدائے بے نیاز کی بارگاہ

میں دُعائیں کر رہے ہیں کہ مقلب القلوب! شیخ کو ہدایت کر اور پھر اپنے مرتبہ پر لوٹا دے۔ اس کے بعد تمام خانقاہیں بند ہو گئیں۔ اور ہم ایک سال تک اسی حسرت وافسوس میں شیخ کے فراق میں لوٹتے رہے۔ ایک سال کے بعد جب ہم مریدوں نے ارادہ کیا کہ چل کر شیخ کی خبر لیں۔ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ تو ہماری ایک جماعت نے سفر کیا۔ اور اس گاؤں میں پہنچ کر وہاں کے لوگوں سے شیخ کا حال دریافت کیا۔

گاؤں والے: وہ جنگل میں خنزیر (سور) چرا رہا ہے۔

ہم: خدا کی پناہ یہ کیا ہوا؟ -

گاؤں والے: اُس نے سردار کی لڑکی سے منگنی کی تھی۔ اس کے باپ نے اس شرط پر قبول کر لیا۔ اور وہ جنگل میں سُوَر چرانے کی خدمت پر مامور ہے۔

ہم: یہ سُن کر ششدر رہ گئے اور غم سے ہمارے کلیجے پھٹنے لگے۔ آنکھوں سے بیساختہ آنسوؤں کا طوفان اُمنڈنے لگا بمشکل دل تھام کر اُس جنگل میں پہنچے جہاں وہ سُوَر چرا رہے تھے۔ دیکھا تو شیخ کے سر پر نصاریٰ کی ٹوپی ہے اور گلے میں زنار باندھی ہوئی ہے اور اس اعصا پر ٹیک لگائے ہوئے خنزیروں کے سامنے کھڑے ہیں جس سے وعظ اور خطبے کے وقت سہارا لیا کرتے تھے جس نے ہمارے زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا۔ شیخ نے ہمیں اپنی طرف آتے دیکھ کر سر جھکا لیا۔ ہم نے قریب پہنچ کر "السلام علیکم" کہا۔

شیخ: (کسی قدر دبی زبان سے) وعلیکم السلام۔

شبلیؒ: اے شیخ! اس علم و فضل اور حدیث و تفسیر کے ہوتے ہوئے آج تمہارا کیا حال ہے؟

شیخ: میرے بھائیو! میں اپنے اختیار میں نہیں۔ میرے مولا نے جس طرح چاہا مجھ میں تصرف کیا۔ اور اس قدر تقرب کے بعد جب چاہا کہ مجھے اپنے دروازہ سے دور پھینک دے تو پھر اس کی قضا کو کون ٹالنے والا تھا۔ اے عزیزو! خدائے بے نیاز کے قہر سے ڈرو۔ اپنے علم و فضل پر مغرور نہ ہو۔ اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر کہا: اے میرے مولا! میرا گمان تیرے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تو مجھ کو ذلیل و خوار کر کے اپنے دروازے سے نکال دے گا۔ یہ کہہ کر خدا تعالیٰ سے استغاثہ کرنا اور رونا شروع کر دیا۔ اور آواز دی کہ اے شبلی! اپنے غیر کو دیکھ کر عبرت حاصل کر (حدیث میں ہے) "اَلسَّعِیْدُ مَنْ وَعَظَ بِغَیْرِہٖ" یعنی نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

شبلیؒ: (رونے کی وجہ سے لکنت کرتی ہوئی آواز سے نہایت دردناک لہجہ میں) اے ہمارے پروردگار ہم تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے استغاثہ کرتے ہیں۔ ہر کام میں ہم کو تیرا ہی بھروسہ ہے۔ ہم سے یہ مصیبت دفع کر دے کہ تیرے سوا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

خنزیر اُن کا رونا اور ان کی دردناک آواز سنتے ہی سب کے سب وہیں جمع ہو گئے اور زمین پر مرغ بسمل کی طرح لوٹنا اور چلانا شروع کیا اور اس زور سے چیخے کہ ان کی آواز سے جنگل اور پہاڑ گونج اُٹھے۔ یہ میدان میدانِ حشر کا نمونہ بن گیا۔ اِدھر شیخ حسرت کے عالم میں زار زار رو رہے تھے۔

شبلیؒ: شیخ! آپ حافظِ قرآن تھے۔ اور قرآن کو ساتوں قرأت سے پڑھا

کرتے تھے۔اب بھی اس کی کوئی آیت یاد ہے؟

شیخ: اے عزیز! مجھے تمام قرآن میں دو آیتوں کے سوا کچھ یاد نہیں رہا۔

شبلیؒ: وہ دو آیتیں کونسی ہیں؟

شیخ: ایک تو یہ ہے:

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَايَشَآءُ (الحج:۱۸)

(جس کو اللہ ذلیل کرتا ہے' اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں' بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے)

اور دوسری یہ ہے:

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ.

(جس نے ایمان کے بدلے میں کفر اختیار کیا تحقیق وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہوگیا)

شبلیؒ: اے شیخ آپ کو تیس ہزار حدیثیں مع اسناد کے برزبان یاد تھیں اب ان میں سے بھی کوئی یاد ہے؟

شیخ: صرف ایک حدیث یاد ہے یعنی:

مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ.

(جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کر ڈالو)

شبلیؒ: ہم یہ حال دیکھ کر بصد حسرت ویاس شیخ کو وہیں چھوڑ کر واپس ہوئے۔اور بغداد کا قصد کیا۔ابھی تین منزل طے کر پائے تھے کہ تیسرے روز اچانک شیخ کو اپنے آگے دیکھا کہ نہر سے غسل کرکے

www.elgra.com
Not For Sale

نکل رہے ہیں اور بآواز بلند شہادتین اَشْھَدُاَنْ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے جاتے تھے۔اس وقت ہماری مسرت کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جس کو اس سے پہلے ہماری مصیبت اور حسرت ویاس کا اندازہ ہو۔

شیخ: (قریب پہنچ کر) ”مجھے ایک پاک کپڑا دو۔“

اور کپڑا لے کر سب سے پہلے نماز کی نیت باندھی۔ہم منتظر ہیں کہ شیخ نماز سے فارغ ہوں تو مفصّل واقعہ سنیں۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ نماز سے فارغ ہوئے اور ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے۔

ہم: اس خدائے قدیر و علیم کا ہزار ہزار شکر جس نے آپ کو ہم سے ملایا۔ اور ہماری جماعت کا شیرازہ بکھر جانے کے بعد پھر درست فرمادیا۔ مگر ذرا بیان تو فرمائیے کہ اس انکار شدید کے بعد پھر آپ کا آنا کیسے ہوا؟

شیخ: میرے دوستو! جب تم مجھے چھوڑ کر واپس ہوئے۔ میں نے گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ ”خداوندا مجھے اس جنجال سے نجات دے میں تیرا خطاکار بندہ ہوں۔“ اس سمیع الدعاء نے باایں ہمہ میری آواز سُن لی اور میرے سارے گناہ محو کر دیئے۔

ہم: شیخ! کیا آپ کے اس ابتلا (آزمائش) کا کوئی سبب تھا؟

شیخ: ہاں جب ہم گاؤں میں اُترے اور بتخانوں اور گرجا گھروں پر ہمارا گزر ہوا۔ آتش پرستوں اور صلیب پرستوں کو غیر اللہ کی عبادت میں مشغول دیکھ کر میرے دل میں تکبّر اور بڑائی پیدا ہوئی کہ ہم مومن موحد ہیں۔اور یہ کم بخت کیسے جاہل واحمق ہیں کہ بے حس و بے شعور

www.e-iqra.com
Not For Sale

چیزوں کی پرستش کرتے ہیں مجھے اسی وقت ایک غیبی آواز دی دی گئی۔ "یہ ایمان و توحید کچھ تمہارا ذاتی کمال نہیں، بلکہ سب کچھ ہماری توفیق سے ہے۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں ابھی بتلادیں" اور مجھے اسی وقت یہ احساس ہوا کہ گویا کوئی جانور میرے قلب سے نکل کر اُڑ گیا ہے۔ جو درحقیقت ایمان تھا۔

حضرت شبلیؒ: اس کے بعد ہمارا قافلہ نہایت خوشی اور کامیابی کے ساتھ بغداد پہنچا۔ سب مریدین شیخ کی زیارت اور ان کے دوبارہ قبولِ اسلام سے خوشیاں منا رہے ہیں۔ خانقاہیں اور حُجرے کھول دیئے گئے۔ بادشاہِ وقت شیخ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا اور کچھ ہدایا پیش کیے۔

شیخ پھر اپنے قدیم شغل میں مشغول ہوگئے۔ اور پھر وہی حدیث و تفسیر وعظ و تذکیر تعلیم و تربیت کا دور شروع ہو گیا۔ خداوند عالم نے شیخ کا بھولا ہوا علم پھر ان کو عطا فرما دیا۔ بلکہ اب نسبتاً پہلے سے ہر علم و فن میں ترقی ہے تلامذہ کی تعداد چالیس ہزار۔ اور اسی حالت میں ایک مدت گذر گئی۔ ایک روز ہم صبح کی نماز پڑھ کر شیخ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کسی شخص نے حجرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ ایک شخص سیاہ کپڑوں میں لپٹا ہوا کھڑا ہے۔

میں: آپ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اور کیا مقصود ہے؟

آنیوالا: اپنے شیخ سے کہہ دو کہ وہ لڑکی جس کو آپ فلاں گاؤں میں (اس گاؤں کا نام لے کر جس میں شیخ مبتلا ہوئے تھے) ملے تھے آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہے۔ سچ ہے کہ جب کوئی خداتعالیٰ کا ہو رہتا

www.e-iqra.com
Not For Sale

ہے تو سارا جہاں اس کا ہو جاتا ہے۔

چوں از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت　　چوں از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

میں شیخ کے پاس گیا واقعہ بیان کیا۔ شیخ سنتے ہی زرد ہو گئے۔ اور خوف سے کانپنے لگے اس کے بعد اس کو اندر آنے کی اجازت دی۔

لڑکی شیخ کو دیکھتے ہی زار زار رو رہی ہے۔ شدت گریہ دم لینے کی اجازت نہیں دیتی کہ کچھ کلام کرے۔

شیخ: (لڑکی سے خطاب کر کے) تمہارا یہاں آنا کیسے ہوا؟ اور یہاں تک تمہیں کس نے پہنچایا؟

لڑکی: اے میرے سردار! جب آپ ہمارے گاؤں سے رخصت ہوئے اور مجھے خبر ملی۔ میری بے چینی اور بے قراری جس حد کو پہنچی۔ اس کو کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ نہ بھوک رہی نہ پیاس۔ نیند تو کہاں آتی، میں رات بھر اسی اضطراب میں رہ کر صبح کے قریب ذرا لیٹ گئی۔ اور اس وقت مجھ پر کچھ غنودگی سی غالب ہوئی۔ اسی غنودگی میں، میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ اگر تو مومنات میں داخل ہونا چاہتی ہے تو بتوں کی عبادت چھوڑ دے۔ اور شیخ کا اتباع کر۔ اور اپنے دین سے توبہ کر کے شیخ کے دین میں داخل ہو جا۔

میں: (اسی خواب کے عالم میں اس شخص کو خطاب کر کے) شیخ کا دین کیا ہے؟

شخص: اس کا دین اسلام ہے؟

میں : اسلام کیا چیز ہے؟

شخص : اس بات کا دل اور زبان سے گواہی دینا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برحق رسول و پیغمبر ہیں۔

میں : تو اچھا میں شیخ کے پاس کس طرح پہنچ سکتی ہوں؟

شخص : ذرا آنکھیں بند کر لو۔ اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدو۔

میں : "بہت اچھا" یہ کہا اور کھڑی ہو گئی۔ اور ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں دیدیا۔

شخص : (میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھوڑی دور چل کر) لو بس آنکھیں کھول دو۔ میں نے آنکھیں کھولیں اپنے آپ کو دجلہ (ایک نہر (دریا) سے جو بغداد کے نیچے بہتی ہے) کے کنارے پایا۔ اب میں متحیر ہوں۔ اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہوں کہ میں چند منٹوں میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

اس شخص نے آپ کے حُجرے کی طرف اشارہ کر کے کہا: "یہ سامنے شیخ کا حجرہ ہے وہاں چلی جاؤ۔ اور شیخ سے کہہ دو کہ آپ کا بھائی خضر (علیہ السلام) آپ کو سلام کہتا ہے' میں اس شخص کے اشارہ کے موافق یہاں پہنچ گئی۔ اور اب آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوں مجھے مسلمان کر لیجئے۔

شیخ نے اس کو مسلمان کر کے اپنے پڑوس کے ایک حجرے میں ٹھہرا دیا' کہ یہاں عبادت کرتی رہو۔

لڑکی عبادت میں مشغول ہو گئی۔ اور زہد و عبادت میں اپنے اکثر اقران سے سبقت لے گئی۔ دن بھر روزہ رکھتی ہے۔ اور رات بھر اپنے مالکِ بے نیاز کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے۔ محنت سے بدن ڈھل گیا۔ ہڈی اور چمڑے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ آخر اسی میں مریض ہو گئی۔ اور مرض اتنا ممتد ہوا کہ موت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اب مسافر آخرت کے دل میں اس کے سوا کوئی حسرت باقی نہیں کہ ایک مرتبہ شیخ کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلے۔ کیونکہ جس وقت سے یہ اس حجرے میں مقیم ہے نہ شیخ نے اس کو دیکھا ہے اور نہ یہی شیخ کی زیارت کر سکی جس سے آپ چند گھڑی کے مہمان کی حسرت ویاس کا اندازہ کر سکتے ہیں، جو اس وقت ع

تا زیر لب آرند و چشیدن نگذارند

کا مصداق بنا ہوا ہے۔ آخر شیخ کو کہلا بھیجا کہ موت سے پہلے ایک مرتبہ میرے پاس ہو جائیں ؎

یار را گر سر پرسیدن بیمار غمست　　گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسے می آید

شیخ یہ سن کر فوراً تشریف لائے۔ جاں بلب لڑکی حسرت بھری نگاہوں سے شیخ کی طرف دیکھنا چاہتی ہے مگر آنسوؤں میں ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں اسے ایک نظر بھر کر دیکھنے کی مہلت نہیں دیتیں، آنسوؤں کا ایک تار بندھا ہوا ہے مگر ضعف سے بولنے کی اجازت نہیں لیکن اس کی زبانِ بے زبانی یہ کہہ رہی ہے ؎

دمِ آخر ہے ظالم دیکھ لینے دے نظر بھر کر
سدا پھر دیدۂ تر کرتے رہنا اشک افشانی

آخر لڑکھڑائی زبان اور بیٹھی ہوئی آواز سے اتنا لفظ کہا "السلام علیکم"

www.e-iqra.org
Not For Sale

شیخ: (شفقت آمیز آواز سے) تم گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہماری ملاقات جنت میں ہونے والی ہے۔

لڑکی شیخ کے ناصحانہ کلمات سے متاثر ہو کر خاموش ہو گئی۔ اور اب یہ خاموشی ممتد ہوئی کہ یہ مہر سکوت صبح قیامت سے پہلے نہ ٹوٹے گی۔ اس پر کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ مسافر آخرت نے اس دار فانی کو خیر باد کہا۔

شیخ اس کی وفات پر آبدیدہ ہیں۔ مگر ان کی حیات بھی دنیا میں چند روز سے زائد نہیں رہی۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ چند روز کے بعد ہی شیخ اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے شیخ کو خواب میں دیکھا کہ جنت کے ایک پُر فضا باغ میں مقیم ہیں۔ اور ستّر حوروں سے آپ کا نکاح ہوا ہے۔ جن میں پہلی وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا یہی لڑکی ہے۔ اور اب وہ دونوں ابد الآباد کے لیے جنت کی بیش قیمت نعمتوں میں خوش و خرم ہیں۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

بندہ محمد شفیع دیوبندی غفرلہ

محرم ۱۳۴۰ھ

☆......☆......☆......☆

www.iqra.com Not For Sale